69761 ـ كيا دوران وضوء پاؤں دھونا فرض ہيں يا كہ مسح كرنا ؟

سوال

الله سبحانہ وتعالى نے درج ذيل آيت ميں دوران وضوء پاؤں كا مسح كرنے كا ذكر كيوں كيا ہے:

وَامْسَحُوا بِرُؤُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ .

ہم نے تو دوران وضوء پاؤں دھونے كى تعليم حاصل كى ہے، اس آيت ميں وامسحوا كا كلمہ كيوں آيا ہے؛ كيونكہ ميرى سہيلى نے يہ سوال كيا اور كہنے لگى ميں تو دوران وضوء اپنے پاؤں كا مسح كرتى ہوں، دھوتى نہيں، ميں تو اسے كوئى جواب نہ دے سكى، كيا يہ اعجاز كى كوئى قسم ہے، اور دھونے كے بدلے مسح كا ذكر كرنے ميں كيا حكمت ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

وضوء ميں پاؤں دھونا فرض ہيں، مسح كرنا كافى نہيں، آپ كى سہيلى نے اس آيت سے مسح كا مفہوم ليا ہے وہ صحيح نہيں.

پاؤں دھونے كى دليل بخارى اور مسلم شريف كى درج ذيل حديث ہے:

عبد الله بن عمرو رضى الله تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ ايك سفر ميں ہم سے پيچھے رہ گئے، چنانچہ وہ ہمارے ساتھ ملے تو ہم نماز عصر ميں تاخير كر چكے تھے، چنانچہ ہم نے وضوء كيا اور اپنے پاؤں پر مسح كرنا شروع كيا تو رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے بلند آواز سے دو يا تين بار يہ فرمايا: ايڑيوں كے ليے آگ كى ہلاكت ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (163) صحيح مسلم حديث نمبر (241).

اور امام مسلم رحمہ الله تعالى نے ابو ہريره رضى الله تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ نبى كريم صلى الله عليہ وسلم نے ايك شخص كو ديكھا جس نے اپنى ايڑياں نہيں دھوئى تھيں، تو اسے فرمانے لگے:

" ايڑيوں كے ليے آگ ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (242).

ایڑي پاؤں کے پچھلے حصے کو کہتے ہیں.

ابن خزیمہ کہتے ہیں:

اگر مسح کرنے والا فرض ادا کرنے والا ہوتا تو اسے آگ کی وعید نہ سنائی جاتی.

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کی طریقہ کے متعلق تواتر کے ساتھ احادیث ملتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں دھوئے، اور وہ اللہ تعالی کے حکم کی وضاحت فرما رہے تھے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی صحابی سے اس کی مخالفت نہیں ملتی، صرف علی بن ابی طالب سے، اور نہ ہی ابن عباس اور انس رضی اللہ تعالی عنہم سے یہ ملتا ہے.

اور ان سے بھی ایسا کرنے سے رجوع ثابت ہے، عبد الرحمن بن ابی لیلی رحمہ اللہ کہتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کا پاؤں دھونے پر اجماع ہے، اسے سعید بن منصور نے روایت کیا ہے " انتہی.

دیکھیں: فتح الباری (1 / 320).

اور درج ذیل آیت میں جو یہ فرمان باری تعالی ہے:

اے ایمان والو جب تم نماز کے کھڑے ہوؤ تو اپنے چہرے اور ہاتھ کہنیوں تك دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پاؤں ٹخنے تك المآئدة (6).

یہ آیت پاؤں کے مسح کرنے کے جواز پر دلالت نہیں کرتی، اس کی وضاحت کچھ اس طرح ہے:

آیت میں دو قرآتیں ہیں:

پہلی قرآت:

وَأَرْجُلَكُمْ لام پر زبر کے ساتھ اس طرح ارجل کا عطف وجہ پر ہو گا اور چہرہ دھویا جاتا ہے، تو اس طرح پاؤں بھی دھوئے جائينگے، گویا کہ اصل میں آیت کے الفاظ اصل میں اس طرح ہونگے: اغسلوا وجوھکم و ایدیکم الی المرافق و ارجلکم الی الکعبین و امسحوا برؤوسکم.

یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں تك اور پاؤں ٹخنوں تك دھوؤو اور اپنے سروں کا مسح کرو.

لیکن پاؤں دھونے کا ذکر مؤخر کرتے ہوئے سر کا مسح کرنے کے بعد ذکر کیا گیا ہے، جو کہ وضوء کرنے میں اعضاء کی ترتیب پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ وضوء میں ترتیب اسی طرح ہے، کہ پہلے چہرہ دھویا جائے، پھر بازو اور پھر سر کا مسح اور پھر پاؤں دھوئے جاتے ہیں.

دیکھیں: المجموع للنووی (1 / 471).

دوسری قرآت:

وَأَرْجُلِكُمْ لام پر کسرہ یعنی زیر کے ساتھ، تو اس طرح اس کا عطف الراس پر ہو گا، اور سر کا مسح ہے، تواس طرح پاؤں کا بھی مسح ہو گا.

لیکن سنت نبویہ سے ثابت ہے کہ موزے یا جرابیں پہن رکھی ہوں تو ان پر مسح کرنے کی کچھ شرطیں ہیں جو سنت میں معروف ہیں.

دیکھیں: المجموع للنووی (1 / 450) الاختیارات (13).

موزوں پر مسح کرنے کی شروط معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (9640) کے جواب کا مطالعہ کریں.

تو اس سے یہ واضح ہوا کہ دونوں قرآتیں ہی پاؤں کے مسح کرنے پر دلالت نہیں کرتیں، بلکہ پاؤں دھونے یا پھر موزے پہنے ہونے کی حالت میں مسح کرنے پر دلالت کرتی ہیں.

بعض علماء کرام (زیر والی قرآت کی حالت میں) کا کہنا ہے کہ یہاں مسح کا ذکر کرنے حالانکہ پاؤں دھونے ہیں، میں حکمت یہ ہے پاؤں دھوتے وقت پانی کم از کم استعمال کیا جائے، کیونکہ عام طور پر پاؤں دھوتے وقت پانی میں اسراف کیا جاتا ہے، چنانچہ آیت میں مسح کا حکم دیا، یعنی پاؤں دھونے میں پانی کا اسراف نہ کیا جائے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور یہ بھی احتمال ہے کہ مسح سے مراد خفیف دھونا مراد ہو، ابو علی فارسی کہتے ہیں: خفیف سے دھونے کو عرب دھونا اور غسل کہتے ہیں، چنانچہ وہ کہتے ہیں: تمسحت للصلاۃ یعنی میں نے نماز کے لیے وضوء کیا" انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 186).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" پاؤں کا مسح کرنے کے ذکر میں یہ تنبیہ ہے کہ پاؤں پر پانی کم بہایا جائے، کیونکہ عام طور پر انہیں دھونے میں

اسراف سے کام لیا جاتا ہے" انتہی.

دیکھیں: منهاج السنة (4 / 174).

واللہ اعلم .